[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

جس میں [illegible] افضل [illegible] حسین صاحب [illegible]

[illegible] العلما [illegible] کا بیان [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] ہندوستان میں [illegible]

اور [illegible] میں سکونت اختیار کر لینے سے مسلمانوں کی عام

[illegible] ہوا [illegible] عرض حال بجناب سرور کائنات علیہ

وعلی آلہ افضل الصلوات واکمل التحیات

اسکو

الحاج [illegible]

مصنف کی اجازت سے

[illegible]

[illegible] کتابیں [illegible]

(محصول ڈاک [illegible])

[illegible]

[illegible]

اسلامی تاریخی ناول

(ایک [illegible] روپیہ)

[illegible] اسلامی اخلاق [illegible]

[illegible]

ناولوں کی تفصیل یہ ہے

(۱۳) [illegible] جنگ کی شام

(۱۴) [illegible] افکار

(۱۵) دریا کی طغیانی

(۱۶) [illegible] شہزادی

(۱۷) [illegible]

(۱۸) [illegible]

(۱۹) [illegible]

(۲۰) [illegible]

(۲۱) [illegible]

(۲۲) [illegible]

(۲۳) [illegible]

پچیس مشہور رسالوں کے ناول

(ایک روپیہ)

[illegible]

[illegible] ناولوں کی تفصیل یہ ہے

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) آفتاب کی تقریر

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

(۷) [illegible]

(۸) [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible]

(۱۲) [illegible]

(۱۳) [illegible]

(۱۴) [illegible]

(۱۵) [illegible]

(۱۶) [illegible]

(۱۷) [illegible]

(۱۸) [illegible]

(۱۹) [illegible]

(۲۰) [illegible]

(۲۱) [illegible]

(۲۲) [illegible]

M A LIBRARY, A M U.
U35467

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۵۴۶۷

شکوۂ ہند

بند اوّل

رخصت اے ہندوستاں اے بوستان بیخزاں
رہ چکے تیرے بہت دن ہم بدیسی میہماں

آج گو شکوے ہیں لبریز ہم اے خاکِ ہند
ہیں مگر احسان اگلے تیرے سب خاطر نشاں

تو نے بیگانوں کی خاطر یگانوں سے سوا
میہماں تھے پر بنایا تو نے ہم کو میزباں

تیرے باغوں کی فضاؤں نے دیے دل سے بھلا
شعب بوّان و سمرقند و دمشق و اصفہاں

فصلِ گل میں دیکھکر جوبن ترے [illegible] اور فراست
تیرے گنگا جل نے جب سے کر دیے کام و زباں

تیرے سرچون پہاڑوں نے دیا [illegible] ہمسے جدا
[illegible] اور [illegible] تیرا [illegible] کا سماں

دعوتیں بھولیں سمرقندی و شیرازی تمام
اسقدر الوانِ نعمت کے لگائے تو نے خواں

نقش ہیں دل پر ہمارے سب مدارائیں تری
ہم نہ بھولیں گے کبھی دن تیرے اور راتیں تری

بند دوم

تھی ہماری قوم و ملت رسم و عادت سب جدا
بول چال اپنی الگ تھی اور زباں تیری الگ
ہم میں اے ہندوستاں گو بوئے جنسیت نہ تھی
سونپی مہرِ دولت ہم کو اور طبل و نشاں
ثروت دی حکومت دی ریاست دی یہیں
[illegible] لیکن نہ آخر تک یہ خاطرداریاں
[illegible] اپنے مال کا تو ہر طرح تھا اختیار
[illegible] کھینچ لیں اپنی اسی دم اٹھکے گدّی سے زباں
پر گلا یہ ہے کہ جو کچھ اپنا ہم لائے تھے ساتھ
آدمیت کے تھے جوہر جو ہماری ذات میں

رشتہ و پیوند کوئی ہم میں اور تجھ میں نہ تھا
تجھ سے ہم تھے اجنبی اور ہمسے تو نا آشنا
تو نے لیکن اپنی آنکھوں پر لیا ہم کو بٹھا
تو نے بخشے قصر و ایواں ہم کو اور [illegible]
شکر کس کس مہربانی کا کریں تیری ادا
جو دیا تھا تو نے وہ آخر کو پھر سب رکھوا لیا
جس سے چاہا لے لیا اور جسکو چاہا دیدیا
بھولکر بھی گر زباں پر اسکا آجائے گلا
وہ بھی تو نے ہمسے لیکر کر دیا بالکل گدا
خاک میں آخر دئے اے ہند سب تو نے ملا

یاد ہوگا تجھکو جب یاں آئے تھے ہم کس شان سے
تجھکو سوگند اپنے ست جگ کی بتا ایمان سے

بند سوم

(۱۴) [illegible]
(۱۵) [illegible] دریا کی [illegible]
(۱۶) [illegible] کی شہزادی
(۱۷) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]

شہریاری و جہانداری رکھتے تھے ہم
عزت و غیرت تھی دلیل اپنی شرافت کی [illegible]
[illegible] اپنا توکل تھا [illegible]

[illegible] فصاحت ہم میں تھی
[illegible] وقار و قوی جلالت ہم میں تھی
[illegible] جس سے دولت وہ شرافت ہم میں تھی
عیش و عشرت کی نہ فرصت تھی عادت ہم میں تھی

آہ تو مشقت سے نہ مزدوری تھی عار		جو بزرگی تھی شفقت کی بدولت ہم میں تھی
شتربانی سے پہنچے تھے جہانبانی تلک		اسلئے باقی شتربانوں کی خصلت ہم میں تھی
جو نشانِ اقبالمندی کے تھے وہ سب ہم میں تھے		تعصبِ دینی ہم میں تھا قومی سودا ہم میں تھی
گھر ہمارے وقف مہمانوں پہ تھے		یثربی مہماں نوازی و ضیافت ہم میں تھی
وقف نہ تھے ہم تیری اے ہندوستاں		احمدی اخلاق و اسلامی اخوت ہم میں تھی

چھین لی سب ہم سے یہاں شانِ عرب آنِ عجم
تو نے اے غارت گرِ اقوام و اکّال الامم

بند چہارم

آہ تجھ سے اے ہند یہاں ایسے ہی ہم زار و نزار		ہیں عرب کو جن سے ننگ اور ہیں عجم کو جن سے عار
ہم انھیں اسلاف کے معلوم ہوتے ہیں خلف		جنکی تھی محکوم نسلِ رستم و اسفندیار
ہم انھیں آباؤ کے بیٹے تجھکو آتے ہیں نظر		جنکی جولانگاہ تھی تاتار سے تا زنگبار
ہیں یہاں ہیں اے آریا ورت ان سواروں کے سپوت		جنکی دوڑوں سے ہیں واقف تیرے دشت اور کوہسار
ہم سدا سے خاکسار ایسے ہی تھے اے خاکِ ہند		اڑتی پھرتی تھی زمانے میں یہی مشتِ غبار
تھیں یہی شکلیں ہماری تھا یہی رنگ اور روپ		تھی یہی سیرت ہماری تھا یہی اپنا شعار
گر سلف دیکھیں ہمارے زندہ ہو کر اب ہمیں		آئے نسبت اور قرابت سے ہماری انکو عار
سچ نہیں تو نے بدل ڈالی ہیں [illegible]		آبرو تو نے ڈبو دی کھو دیا تو نے وقار
کر دیا شیروں کو تو نے گوسفند اے خاکِ ہند		جو شکار افگن تھے ہم وہ ہو گئے یہاں خود شکار
[illegible]		[illegible]

تھا یقیں ہم کو [illegible] رفتہ رفتہ آئیگی
ہمکو تو اے خاکِ ہند آخر یہ [illegible] کہا جائیگی

پنجم

تکتے ہیں یہ ہی آنکھوں سے صبح و شام ہم
جو دراتوں کا سمجھے تھے تری انجام ہم

توڑ ڈالے جلد تو نے عہد اور پیمان سب
بے وفا سنتے تھے سچ اے ہند تیرا نام ہم

دیکھ کہتا ہی جو یہاں نہیں رہتا عزیز
سنتے ہیں دیوار و در سے تیرے یہ پیغام ہم

پیچھے دنیا میں ہیں وہ ہم پہ تو چھا جاتے ہیں سب
کیا زمانہ میں ہمیشہ تھے یونہیں پڑا

سب کو ہو جاتا ہے ناکامی کا پہلے ہی یقیں
اٹھتے ہیں کرنے کو جب ہمت کا کوئی

تو نے دیکھا تھا کبھی اسلامیوں کا حال یہ
کیا عرب سے لیکے نکلے تھے یہی اس

بس زیادہ پینے سے اپنے کیا حاصل تجھے
پس چکے اے آسیائے گردش ایا

شکوہ قسمت کا ہے جو یہاں کھینچکر لائی ہے
تجھ کو اے ہندوستاں کس منہ سے دیں الزام ہم

پھر گئی ہوتی جو تیری فوج یوناں جس طرح
کاش پھر جاتے یونہیں در سے ترے ناکام ہم

رہتے قانع اپنی محنت اور مزدوری پہ کاش
آکے یہاں پاتے نہ ذوق راحت و آرام ہم

دشمن اپنا ہو گیا سودائے مال و جاہ حیف
حرص نے طعمہ کی شیروں کو کیا روباہ حیف

بند ششم

وہ مسلمانوں کی ہر بازی میں سبقت کیا ہوئی
وہ حجازی غیرت اور رگی حمیت کیا ہوئی

ہم مسلمانوں سے ہی اے ہند ننگ اسلام کو
تھا لقب خیر الامم جسکا وہ امت کیا ہوئی

جی کسی کی عزت افزائی سے خوش ہوتا نہیں
دل گواہی جسپہ دیتا تھا وہ عزت کیا ہوئی

دین و دولت علم و دانش ہم میں کچھ باقی نہیں
حق نے پوری کی تھی جو ہم پر وہ نعمت کیا ہوئی

مال و منال و سلطنت اگر آنی جانی چیز تھی
جو ہمیشہ رہنے والی تھی وہ دولت کیا ہے

قریہ قریہ تیرے علم و فضل سے معمور تھا
اب وہ اے اسلام تیری خیر و برکت کیا ہوئی
جس نے مغرب کو کیا مشرق وہ سورج کیا ہوا
جس سے گھر گھر بن گیا یوناں وہ حکمت کیا ہوئی
کوہ و دریا جن کے ہوتے تھے نہ ہرگز سدِّ راہ
وہ ارادے کیا ہوئے اور وہ عزیمت کیا ہوئی
کوئی مشکل ہم کو میداں سے ہٹا سکتی نہ تھی
وہ ثبات اور پائداری اور وہ ہمت کیا ہوئی
ہوگی اے ہندوستاں آمد ہماری تجھ کو یاد
وہ مسلمانوں کی ہیبت اور وہ عظمت کیا ہوئی

وہ بر و دوش اور وہ سینے پہلوانی کیا ہوئے
وہ قد و بالا وہ چہرے ارغوانی کیا ہوئے

بند ہفتم

جب تلک اے ہندوستاں ہندی نہ کہلاتے تھے ہم
کچھ ادا ہیں آپ میں سب سے جدا پاتے تھے ہم
اپنی خود کرتے تھے عزت گر نہ کرتا تھا کوئی
سر جو اک فرعون کے آگے نہ نہوڑاتے تھے ہم
حاجتیں ہوتی تھیں جو اپنی روا کرتے تھے آپ
ہاتھ آگے میر و سلطاں کے نہ پھیلاتے تھے ہم
تھے اُسے نعماے سلطانی سے بہتر جانتے
اپنی محنت سے اگر نانِ جویں کھاتے تھے ہم
تھے نہ کرگس اور زغن کی طرح ہم مردار خوار
تھا وہی قوت اپنا جو خود مار کر لاتے تھے ہم
تھی اولوالعزمی و ہمت اپنی مفتاحِ ظفر
چار سو راہیں معیشت کی کھلی پاتے تھے ہم
جب کبھی جس کام کی خاطر جدھر منہ اُٹھ گیا
پھر پلٹ کر وہاں سے خالی ہاتھ کم آتے تھے ہم
جی چُراتے تھے نہ مکروہاتِ عالم سے کبھی
اور خلافِ چرخ و دوراں سے نہ گھبراتے تھے ہم
اسپارٹی کی طرح تھی قوم تاری بھی غیور
جب کوئی بڑھتا تھا ہم سے تلملا جاتے تھے ہم
ہے حمیت کو ہماری اک زمانہ جانتا
سرد ہو جاتے تھے جب بے وقت گر پاتے تھے ہم

حال اپنا سخت عبرتناک تو نے کر دیا
آگ تھے اے ہند ہم کو خاک تو نے کر دیا

بند ششم

آہ ایک نعمت تھی دل ہمارا شادماں ہوتا نہ تھا
ساتھ دسترخوان پر گر میہماں ہوتا نہ تھا

گھر پہ تھے مہماں ہمارا رشتہ دار حضر سے آتا تھا
تنگدل جو ہماں سے کوئی میزباں ہوتا نہ تھا

گو کبھی پکی تھی تھیلی اللہ سے نوالہ تک نہیں
عسرت اور تنگی میں بھی ملے اپنا خوان یغما نہ ہوتا تھا

بھیجتے بچوں کو بھوکا اپنے مہماں کے لیے
خرچ ہے گر کسی سوا کھانا جہاں ہوتا نہ تھا

مسافر کے لیے ایک ایک باپ گھر مہماں سرا
ہم کو کچھ غربت میں فکر آب و ناں ہوتا نہ تھا

مہمانوں کو تھے اپنے گھر کی برکت جانتے
ٹھہرنا مہمان کا برسوں گراں ہوتا نہ تھا

جانتے تھے ہم کہ ہے اُس پر فدا ما و ہر بالی
جو کہ ہم سا نہیں اپنے مہرباں ہوتا نہ تھا

ہمسر اگر آئے دشمن ہیں ہم اُن کے رہتے تھے سیر
دشمنوں سے اپنے انکو خوف جاں ہوتا نہ تھا

پیچھے اپنے کھانے جا بجا کر دیتے تھے سب اُنکی دوا
فقر و فاقہ انکا خلقت پر عیاں ہوتا نہ تھا

پیٹ بھر لیں اپنا اور یہ بات یا قسمت سے نہ
اتفاق آگے یہ اپنے بیشتر دشمناں ہوتا نہ تھا

یوں نہ ہمجنسوں سے کرتی تھیں اگر تھا بغض ریاں
تو نے اپنی ہی سکھا دیں ہمکو تنہا خودریاں

بند ہفتم

جس سے کرتے تھے محبت پیار کرتے تھے ہم
جس سے ہوتی تھی شکایت برملا کرتے تھے ہم

شکوہ ہوتا تھا تو اکثر منہ پہ کہہ دیتے تھے ہم
شکر کرتے تھے تو غیبت نہیں کیا کرتے تھے ہم

دوست پہچانے تھے جس کو اُس سے کرتے تھے نباہ
عہد کرتے تھے تو عہد و دل کو وفا کرتے تھے ہم

جس کو پہچانے تھے ساتھی اُنکا ہم دیتے تھے ساتھ
رنج و راحت میں شریک اپنا انکے رہا کرتے تھے ہم

کرتے تھے غیبت نہیں انکے واسطے فکر بھی تھا
انکی بیماری میں تدبیر اور دوا کرتے تھے ہم

کام میں یاروں کے اپنے کام سب دیتے تھے چھوڑ
اس میں تن و زر اور شانیں تک فنا کرتے تھے ہم
یار کوئی مر کے اپنے سے بچھڑ جاتا تھا جب
یار کی اولاد پر جانیں فدا کرتے تھے ہم
سنتے تھے اپنے بزرگوں کا جن سے پیار اور اتحاد
انکی نسلوں سے وہی رسمیں ادا کرتے تھے ہم
دشمنوں کی زد میں دیتے تھے نہ آنے ہمکو دوستاں
ٹوک دیتے تھے کہیں بیجا جو کچھ خطا کرتے تھے ہم
آج وہ کام آئے اپنے کل ہم انکے آئے کام
بارہا باہم سلوک ایسا کیا کرتے تھے ہم

تو نے اے ہندوستاں کھو دیں کہاں وہ یاریاں
یاریاں ہم میں رہیں باقی نہ وہ غمخواریاں

بند دہم

تیرے سایہ سے رہے اے ہند جبتک شاد ہم
اپنی یکرنگی رہی ضرب المثل بین الامم
ملگیا جو ہم میں آکر پھر نہ تھے ہم پوچھتے
روم ہے یا ترک ارمن ہے عرب ہے یا عجم
ملت بیضا نے قوموں کی مٹا دی تھی تمیز
تھے بلال و جعفر و سلمان برابر محترم
ایک رنگت میں اخوت کی تھی سب رنگے ہوئے
اسود و احمر تھے جو اسلام کے زیر علم
زنگی و خوارزمی و تاتاری و مازندری
ایک دستر خوان پر کھاتے تھے سب ملکر بہم
گو سدا آپس میں لڑتے اور جھگڑتے تھے مگر
وقت جب پڑتا تھا آکر ایک ہو جاتے تھے ہم
فرق رکھا تھا کہ وسعت میں کچھ اسلام نے
تھے برابر نفقہ و کسوت میں آقا اور خدم
حق خلیفہ کا نہ تھا اس میں رعیت سے سوا
جمع بیت المال میں ہوتی تھی جو آکر رقم
ٹوک دیتا تھا سر دربار بڑھ کر ایک غلام
گر کہیں بے راہ اٹھ جاتا تھا حاکم کا قدم
شوکت دنیا میں کسکو شوکت نہ تھی کوئی پسند
ملک جم لیکر نہ پاسنگ آتا تھا اپنے [illegible]

صحبتوں میں تکیہ و مسند کا آئیں کچھ نہ تھا
مجلسوں میں امتیاز صدر و پائیں کچھ نہ تھا

بند یازدہم

راستبازی میں ہماری لوگ دیتے تھے نظیر
فرد تھے پاس سخن میں قوم کے برنا و پیر
دوست و دشمن کو ہمارے قول پر تھا اعتماد
دے چکے جب ہم زباں پھر تھی وہ پتھر کی لکیر
گو کہ تھے بھی ہم میں بد اطوار بھی اوباش بھی
تھا سخن کا اپنے لیکن پاس سب کو ناگزیر
کوئی بد عہدی سے بڑھکر تھا نہ عیب انکے لئے
حق جنہیں کرتا تھا ہم میں وارث تاج و سریر
جیسے رہزن اور لٹیرے تھے ہمارے راستباز
پاسبانوں میں نہیں پاتے ہم آج انکی نظیر
دل میں کچھ ہو اور زباں پر کچھ یہ خاصیت نہ تھی
خاک میں اس سرزمیں کی جس سے تھا اپنا خمیر
جنگ تھی تو برملا اپنی صلح تھی تو بے ریا
ہمکو زہر آتا نہ تھا دینا بنا کر جام شیر
منہ سے جو کہہ بیٹھتے تھے کر دکھاتے تھے وہی
ہے گرجکر پھر برستا جس طرح ابر مطیر
چھاؤں میں ہم چلکے تلواروں کی لیتے تھے حق
غالب آتا تھا نہ ہم پر خوف سلطان و امیر
پھر بنایا جب کہ ہمنے ملجا و ماوے تجھے
راستبازی ہو گئی اے ہند ہم سے گوشہ گیر

کر دئے تو نے تمام اسلام کے ارکان سست
ہو گئے بودے ہمارے عہد اور پیمان شست

بند دوازدہم

شرق سے تا غرب جب عالم میں تھا قحط الرجال
تھی ہماری قوم میں ارزانی اہل کمال
علم و حکمت نے ہماری آنکر لی تھی پناہ
روم اور یوناں پہ جب چھا گیا جہل و ضلال
جاہلوں کا تھا ہماری قوم میں گنجائش نہیں
جیسے اب لکھے پڑھے ملتے ہیں ہم میں خال خال
تتبع۔ استدلال - یا توجیہہ - یا تحقیق حق
تھی یہی اکثر ہماری مجلسوں میں قیل و قال
شرک میں وحشت رہی تھی اور نہ جہل اعراب میں
دین بھجانے دیا تھا اسکے کانٹا سا نکال

علم بھی جاتا تھا جاتے تھے جہاں ہم ساتھ ساتھ علم نے اسلام سے باندھا تھا پیمانِ وصال
سیم و زر کم چھوڑ کر جاتے تھے ہم میراث میں تھی کتاب اپنی بضاعت اور ادب تھا اپنا مال
خلق کرتی تھی ہماری ریس رسم و راہ میں کر دیا تھا علم نے سب کے لئے ہم کو مثال
آج جس علم و ہنر سے ہیں جدا غاں بزم دہر ہم نے بنیاد اسکی دی تھی پیشتر دنیا میں ڈال
تھی ہماری دولت اے ہندوستاں فضل و ہنر آ گیا تیری بدولت اپنی دولت کو زوال

ہم کو ہر جوہر سے یوں بالکل مُعرّا کر دیا
تو نے اے آب و ہوائے ہند یہ کیا کر دیا

بند سیزدہم

ہم نے یہ مانا کہ جب گلشن میں ہو فصلِ خزاں سب عمل ہے چھیڑنی وہاں عہدِ گل کی داستاں
ہو خلف پر ابر جب چھایا ہوا ادبار کا پھر سلف کی شان و شوکت کیجے کس منہ سے بیاں
ہیں یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی بھول جائے رات کا سب صبح ہوتے ہی سماں
بزم کو برہم ہوئے مدت نہیں گذری بہت اٹھ رہا ہے گل سے شمعِ بزم کے اب تک دھواں
کہہ رہے ہیں نقش پائے رہرواں اے خاکِ ہند یہاں سے گذرا ہے ابھی اک باتجمل کارواں
گو نہیں ہے ۔ رفتہ رفتہ یاد ایام سلف دل سے چھوٹیگی مٹا کر گردشِ دورِ زماں
بھول جائیں گے کہ تھے کن الجھنوں کے ہم شکار لوٹ کر آئے کہاں سے اور پہنچے آ کر کہاں
پر زمانہ میں ہیں گے تاقیامت یادگار جو کئے برتاؤ تو نے ہم سے اے ہندوستاں
ماجرا ہوگا ہمارا عبرت اوروں کے لئے پیٹتے جائینگے بہت سنکر ہماری داستاں
مانتے جس طرح رہتا ہے سبا [illegible] [illegible]

برکتیں یہاں چھوڑ کر ہم اپنی دنیا سے گئے [illegible]
ہم نہ ہونگے پر [illegible] تجھ سے پائیں [illegible]

عرض حال

بجناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اسکی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہباں
اب اسکا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جس دین نے غیروں کے تھے دل آکے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

جو دین کہ ہمدرد بنی نوع بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے

جس دین کا تھا فقر بھی اکسیر غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حکما کے
وہ عرضۂ تیغ جہلا و سفہا ہے

جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ درا ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

عالم ہے سو جاہل ہے جو عاقل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے

یہاں راگ ہے دن رات تو وہاں رنگ شب و روز
یہ مجلس اعیاں ہے وہ بزم شرفا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے

ہے دین کی دولت سے بہا علم سے رونق
بے دولت و علم اس میں نہ رونق نہ بہا ہے

شایاں ہے اگر دین تو علم اسکا ہے زیور
زیور ہے اگر علم تو مال اسکی جلا ہے
جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت
اُس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یہاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدّت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
جس قصر کا تھا سر بفلک گنبدِ اقبال
ادبار کی اب گونج رہی اسمیں صدا ہے
بیڑا تھا نہ جو بادِ مخالف سے خبردار
جو چلتی ہے اب چلتی خلاف اسکے ہوا ہے

وہ روشنیِ بام و درِ کشورِ اسلام
یاد آج تلک جسکی زمانے کو ضیا ہے
روشن نظر آتا نہیں واں کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے
عشرتکدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اُس قوم کا ایک ایک گھر اب بزمِ عزا ہے
چاؤش تھے للکارتے جن رہگزروں میں
دنرات بلند اُن میں فقیروں کی صدا ہے

وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی
وہ یاد میں اسلاف کی اب رو بقفا ہے
جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حِکم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج اُنکے کمالات کا لگتا ہی اب اتنا
گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے
تھی آس تو تھا خوف بھی ہمراہ رجا کے
اب خوف ہے مدّت سے دلوں میں نہ رجا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانہ کا نہ قسمت کا گلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
کی زیب بدن سب نے ہے پوشاکِ کتاں کی
اور برف میں ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہے
درکار ہے یہاں معرکہ میں جوشن و خفتاں
اور دوش پہ یاروں کے وہی کہنہ ردا ہے
دریائے پُرآشوب ہے اک راہ میں حائل
اور بیٹھکے گھوڑ ناؤ پہ یاں قصد [illegible]
ملتی نہیں اک بوند بھی پانی کی جہاں مفت
وہاں قافلہ سب [illegible]
یہاں بکتے ہیں سو دام کو درہم [illegible]
اور سکہ پر واں [illegible]
فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت بابی انت و امی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا
جب تو نے کیا نیک سلوک اُن سے کیا ہے

صدمہ دُرِ دنداں کو ترے جن سے کہ پہنچا
کی اُن کے لئے تو نے بھلائی کی دُعا ہے

کی تو نے خطا عفو ہے اُن کینہ کشوں کی
کھانے میں جنھوں نے کہ تجھے زہر دیا ہے

سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترحم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

جو بے ادبی کرتے تھے اشعار میں تیری
منقول انہیں سے تری پھر مدح و ثنا ہے

برتاؤ ترے جبکہ یہ اعدا سے ہیں اپنے
اعدا سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے

کر حق سے دُعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جسکا جہاز آکے گھرا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دلدادہ ترا ایک سے ایک اُن میں سوا ہے

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے
وہ تیری محبّت تری عترت کی وِلا ہے

ہر چپقلش دہر مخالف میں ترا نام
ہتھیار جوانوں کا ہے پیروں کا عصا ہے

جو خاک ترے در پہ ہے جاروب سے اُڑتی
وہ خاک ہمارے لئے دارُوے شفا ہے

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرّف
اب تک وہی قبلہ تری اُمّت کا رہا ہے

جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت
کعبہ سے کشش اُسکی ہر اک دل میں سوا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ اک ایک فدا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ تجھ پہ زیادہ
اخبار میں اَلطّالحُ لِی ہم نے سنا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزت کے ہیں خواہاں
پر فکر ترے دین کی عزّت کا سدا ہے

گر دین کو جوکھوں نہیں ذلّت سے ہماری
اُمّت تری ہر حال میں راضی برضا ہے

عزّت کی بہت دیکھ لیں دُنیا میں بہاریں
اب دیکھ لیں یہ بھی کہ جو ذلّت میں مزا ہے

ہاں حالیٔ گستاخ نہ بڑھ حدِّ ادب سے
باتوں سے ٹپکتا تری اب صاف گلا ہے

ہے یہ بھی خبر تجھ کو کہ ہے کون مخاطب
یاں جنبشِ لب خارج از آہنگ خطا ہے

۳۵۴۶۴

[illegible] قیمت ۱۲ [illegible]

ترکی کے ایک [illegible] ناول [illegible] اسلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس ناول [illegible] [illegible] حالات میں اردو زبان کا [illegible] پہنایا گیا ہے

چھبیس عاشقانہ ناول

(ایک روپیہ میں)

[illegible] کا نام (ناز و نیاز) ہے ان ناولوں میں عشق و محبت کے جذبات [illegible] ہر ناول نہایت ہی زیادہ دلکش اور پر لطف [illegible] ہے۔ اگر آپ [illegible] عاشقوں کی [illegible] داستانیں [illegible] اگر آپ [illegible] [illegible]

ناولوں کے نام [illegible]

(۱) [illegible]	(۱۳) [illegible]
(۲) [illegible]	(۱۴) [illegible]
(۳) [illegible]	(۱۵) [illegible]
(۴) [illegible]	(۱۶) [illegible]
(۵) [illegible]	(۱۷) [illegible]
(۶) [illegible]	(۱۸) [illegible]
(۷) [illegible]	(۱۹) [illegible]
(۸) [illegible]	(۲۰) [illegible]
(۹) [illegible]	(۲۱) [illegible]
(۱۰) [illegible]	(۲۲) [illegible]
(۱۱) [illegible]	(۲۳) [illegible]
(۱۲) [illegible]	(۲۴) [illegible]

(۲۵) [illegible]

جوش [illegible] ۔ قیمت ۵ / [illegible]

[illegible] جوش [illegible] حیرت انگیز ناول ہے۔ اسلام کی ابتدائی [illegible] [illegible]

[illegible] شہید بغداد ۔ قیمت ۸ /

ترکی کے ایک نامور ناول نویس [illegible] کے جادو نگار قلم کا [illegible] [illegible] بہت ہی حیرت انگیز تاریخی [illegible] اسلام کی [illegible] [illegible] کا مسلمان ہونا اور [illegible] نکاح ہو جانا [illegible] شہداء [illegible] ناول [illegible] پاکیزہ اخلاق و عادات [illegible] یہ ناول مسلمانوں کے مطالعہ کے قابل اور نہایت سے زیادہ دلچسپ اور پر لطف ہے۔

نئی دنیا کے اسرار قیمت ۸ /

انگریزی کے ایک نہایت ہی پر لطف اور پر اسرار ناول کا بامحاورہ اور معنی خیز ترجمہ مصنف نے اس ناول میں اپنی جادو نگاری اور [illegible] کی ساری طاقت ختم کر دی۔ اس سے شمالی امریکا کے [illegible] مقامات کے ایسے حیرت انگیز [illegible] [illegible] امریکن [illegible] عجیب [illegible] خیالات اور [illegible] ایک پر اسرار [illegible] کے عجیب [illegible] حالات جو اس ناول میں [illegible] گئے ہیں دیکھنے کے قابل ہیں۔ انگریزی کی ناول اردو میں بہت سے ترجمہ ہوئے ہیں۔ مگر ان [illegible] [illegible] ناول [illegible] [illegible] ہے

ترکی [illegible] ۔ قیمت ۱۲ /

ترکوں کے جوش [illegible] اور [illegible] دکھائے اور [illegible] تیار [illegible] مضامین کی [illegible] اردو زبان میں نہیں ہے

[illegible] ۔ قیمت [illegible]

[illegible] مولانا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ی محمد اسمعیل خاں رئیس نادلی۔ اس کتاب میں
پرورش کرنے کے وہ طریقے بیان کئے گئے ہیں
سے یوروپ کے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں
انڈے مرغی سے بہت سے کارخانے ہیں۔
سے بعض انگریزوں کے ہیں اور بعض یہودیوں کے۔
ی [illegible] اس سے محض ناواقف ہیں اور اب
دہ مقدار نفع کا زمانہ سے حاصل نہیں کرسکتے جتنا کہ
حاصل کرتے ہیں حالانکہ مرغیوں کا پالنا ایک ایسا کام ہے
بہت سرمایہ سے شروع ہو سکتا ہے اور اگر اس کام کو
اس فن کی پوری واقفیت کے ساتھ کیا جاوے
ہزاروں روپیہ کا نفع ہو سکتا ہے انگریزی زبان میں
بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر اردو میں صرف
یہی ہے جسکو مصنف نے انگریزی اور [illegible] زبان کی
مدد سے تیار کیا ہے اور اپنے ذاتی تجربے بھی [illegible]
اس میں درج کردئے ہیں۔ اس میں مرغیوں کی
کے خواص اور فوائد اُن کی قسمیں۔ انکی پرورش
کے قاعدے۔ اُن کی غذائیں۔ انکی بیماریوں
دور کرنے۔ انکی نسل لینے اور نسل کی حفاظت
کے بچانے اور ان میں نر اور مادہ کی تمیز کرنے
سردی گرمی سے محفوظ رکھنے۔ اُن کو تجارت کے لئے
مرغیوں کو موذی جانوروں سے بچانے۔ انکے لئے
مکان تیار کرنے۔ انڈوں کی نسبت یادداشت
مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ ان مضامین کے
ساتھ ہی اُن آلات کا بھی ذکر ہے جو انڈوں
سے بچے نکلوانے کے لئے زمانہ حال میں ایجاد
مضامین کی توضیح کے لئے بہت سی تصویریں
کتاب میں دی گئی ہیں قیمت صرف ۸ ؍

یات جاوید

حمد خاں مرحوم بانی مدرستہ العلوم علیگڈھ
ی مصنفہ مولانا خواجہ الطاف حسین حالی
ہے جسکی ایک مدت سے تمام ہندوستان
اور جسکے شائع ہونے کا ہر شخص منتظر تھا۔
یہ سے زیادہ ضخامت کی کتاب ہے۔ فاضل
ں کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔
سید مرحوم کی زندگی کے تمام واقعات اور
[illegible]
کے سلسلہ وار درج کیا ہے۔ اردو [illegible]
کی ترقی کے اسباب سرکار [illegible] ملکی اور قومی
خدمات اور انکی رفاہ عام سرسید کی مخالفتوں کا بیان
اور انکے اسباب [illegible] قبولیت
ہوسکے سرسید کی خانگی و شخصی اوضاع اور عادات
اخلاق و فضائل اور مذہب پر نہایت [illegible]
بحث کی ہے۔ آخر میں ایک مفصل فہرست اُن اسماء
اور اعلام کی حروف تہجی کی ترتیب سے ہے جو اس کتاب
میں آئے ہیں۔ پھر چند ضمیمے ہیں۔ پہلا ضمیمہ [illegible]
کا نسب نامہ۔ دوسرے ضمیمہ میں [illegible]
کی فہرست [illegible]
جو [illegible] رسالہ اسباب بغاوت [illegible]
جو سرسید کی زندگی میں [illegible] دوبارہ [illegible]
چھپا، پانچویں ضمیمہ میں [illegible]
مضمون تفسیر القرآن کے [illegible] درج کیا ہے جو رسالہ
معارف میں شائع ہوا تھا۔ کتاب کے اول میں [illegible]
کتاب کی مفصل فہرست اور ایک [illegible]
سرسید مرحوم کی ہے جو اُن کی سب سے آخری [illegible]
چھپائی لکھائی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ کاغذ [illegible] ولایتی لگایا گیا ہے
قیمت صرف [illegible] ہے۔

دیوان حالی

ہندوستان کے ملک الشعرا مولانا خواجہ الطاف حسین
حالی کا بے نظیر دیوان جس کے مقدمہ میں شاعری کی
اہمیت اور حقیقت پر دلپذیر [illegible] بحث کی گئی ہے
پھر مولانا کے جدید طرز کے اشعار کو کامل [illegible] شامل
کیا گیا ہے۔ یہ اردو میں اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ ضخامت
(۲۴۰) صفحے نہایت اعلیٰ چھپائی۔ عمدہ لکھائی نفیس
کاغذ۔ قیمت [illegible]

یادگار غالب

یعنی مرزا غالب مرحوم کی سوانح عمری اور اُن کی تصنیفات
نظم و نثر پر ریویو مصنفہ مولانا خواجہ الطاف حسین حالی
ضخامت تقریباً ساڑھے چار [illegible]
عمدہ چھپائی [illegible] عمدہ لکھائی [illegible]
مرحوم کی ایک نہایت پاکیزہ [illegible]
قیمت صرف [illegible]

CAIL No. { ۸۱۱٫۶۲۷۲۱
[illegible] ACC. No. ۳۷۵۱۱۲

AUTHOR حالی، خواجہ الطاف حسین

TITLE شکوۂ ہند

[illegible] ۳۷۵۱۱۲ حالی، خواجہ الطاف حسین
شکوۂ ہند

Date	Date	No.	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.